ہفتہ وار رسالہ: 185
WEEKLY BOOKLET:185

فیضانِ شعبان

صفحات: 17

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ شعبان

دُعائے عطار: یا ربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ''فیضانِ شعبان'' پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے آخری نبی محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے مہینے شعبانُ المعظم میں خوب عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔
اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

درود شریف کی فضیلت

اَہلِ بیت اطہار کے روشن چراغ، حضرتِ امام جعفر صادق رَحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جو کوئی شعبانُ المعظم میں روزانہ سات سو (700) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ کریم کچھ فرشتے مقرّر فرما دے گا جو اِس دُرودِ پاک کو رسولُ اللہ صلّی اللہُ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں پہنچائیں گے، اِس سے رسولُ اللہ صلّی اللہُ علیہ والہ وسلَّم کی رُوحِ مُبارک خوش ہوگی پھر اللہ پاک اُن فرشتوں کو حکم دے گا کہ اِس دُرود پڑھنے والے کے لئے قیامت تک دُعائے مغفرت کرتے رہو۔ (القول البدیع، ص395)

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیونکر تم پر سَلام ہر دَم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مبارک میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صلّی اللہُ علیہ والہ وسلَّم پر خُوب دُرودِ پاک پڑھیں کہ شعبانُ المعظم درودِ پاک پڑھنے کا مہینا ہے جیسا کہ شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ احمد بن محمد قَسطلانی رَحمۃُ اللہِ علیہ اور انہی کے حوالے سے حضرت سیِّدُنا شیخ شہابُ الدین احمد بن حجازی رَحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: بیشک شعبان

نبیِ پاک صلَّی اللہُ علیہ والہ وسلَّم پر درود شریف پڑھنے کا مہینا ہے کہ آیتِ درود اِسی مہینے میں نازل ہوئی۔(مواھب اللدنیۃ،506/2۔تحفۃ الاخوان،ص53)

آیتِ دُرود یہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

وہ سلامت رہا قِیامت میں
پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر
میری جانب سے لاکھ بار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر
بھیج اے میرے کِردگار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند دیکھنا واجب ہے

اے عاشقانِ رسول! شعبانُ المعظم اسلامی سال کا ”آٹھواں مہینا“ ہے جو رجَبُ المرجَّب اور رمضانُ المبارک کے درمیان میں ہے۔ یہ اُن پانچ مہینوں میں سے پہلا مہینا ہے جن کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے، پانچ مہینے یہ ہیں:(1)شعبان المعظم (2)رمضانُ المبارک(3)شوال المکرم(4)ذوالقعدۃ الحرام اور(5)ذوالحجۃ الحرام۔

شعبان المعظم کے نام کی حکمتیں

(1)شعبان، شِعْبٌ سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں گھاٹی۔ چونکہ اس مہینے میں خیر و برکت کا عُمومی نُزول ہوتا ہے، اِس لئے اسے شعبان کہا جاتا ہے، جس طرح گھاٹی پہاڑ

کاراستہ ہوتی ہے اسی طرح یہ مہینا خیر وبرکت کا راستہ ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، 303)

(2) رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا سُمِّیَ شَعْبَانُ لِاَنَّہٗ یَنْشَعِبُ فِیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ لِّلصَّائِمِ فِیْہِ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ، یعنی اس مہینے کو "شعبان" اِس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ رکھنے والے کے لئے بہت سی بھلائیاں (شاخوں کی طرح) پھوٹتی ہیں، یہاں تک کہ وہ جنت میں جا پہنچتا ہے۔ (التدوین فی اخبار قزوین، 153/1)

حضرتِ امام رافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ ماہِ شعبان میں مسلمان ذکر و اذکار، نیکیوں اور قرآنِ پاک کی تلاوت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور رمضانُ المبارک کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ (التدوین فی اخبار قزوین، 153/1) اور شعبان المعظم میں رمضانُ المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔ (حدائق الاولیاء، 592/2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ شعبان میں استقبالِ رمضان کی تیاری

پیارے اسلامی بھائیو! شعبان کا مہینا چونکہ رمضان سے پہلے آتا ہے لہٰذا جس طرح ماہِ رمضان میں روزے اور تلاوتِ قرآن کا حکم ہے اسی طرح ماہِ شعبان میں بھی اس کی بڑی اہمیت ہے کہ روزے رکھے جائیں اور تلاوتِ قرآن کی جائے تاکہ استقبالِ رمضان کی تیّاری ہو جائے اور نفس کو عبادات کی عادت ہو جائے۔

صحابۂ کرام کا اندازِ مبارک

جنتی صحابی حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: شعبان کا مہینا آتا تو مسلمان قرآنِ کریم کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے، اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کر دیتے تاکہ

کمزوروں اور مسکینوں کو بھی رمضان کے روزوں کی طاقت ملے۔(ماذافی شعبان، ص44)

تلاوتِ قرآن کا مہینا

عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ سلمہ بن کُہَیْل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:ماہِ شعبان کو تلاوتِ قرآن کرنے والوں کا مہینا کہا جاتا تھا۔ حضرتِ حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شعبان کے آنے پر فرماتے:یہ قاریوں کا مہینا ہے۔ حضرتِ عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد پر اپنی دکان بند کر دیتے اور تلاوتِ قرآنِ کریم کے لیے فارغ ہو جاتے۔(ماذافی شعبان، ص44)

بَراءَت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے
مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے غافل!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم تو اس مبارک مہینے کو عبادت میں گزاریں، تلاوت کریں، نیکیوں کا اہتمام کریں اور ہم غفلت کی نیند سوتے ہی رہیں ایسے غافلوں کے بارے میں کہا گیا ہے: اے مبارک وقتوں میں کوتاہی کرنے والے! اِن وقتوں کو ضائع کرنے والے! اور انہیں بُرے اعمال سے آلودہ کرنے والے! تُو نے کتنے بُرے کام اِن مبارک وقتوں کے حوالے کئے!(چند عربی اشعار کا ترجمہ)

(1) رجب چلا گیا اور تُو نے اس میں کوئی نیکی نہیں کی اور اب یہ برکت والا ماہِ شعبان ہے۔(2) اے شعبان کی عظمت سے بے خبر رہ کر ان وقتوں کو ضائع کرنے والے! ہوش میں آ اور تباہی سے ڈر۔(3) بہت جلد سب لذّتیں تجھ سے چھین لی جائیں گی اور مَوت

تجھے تیرے گھر سے زبردستی نکال دے گی۔(4) سچی اور خلوص بھری توبہ کے ذریعے جس قدر گناہوں کا علاج کر سکتا ہے کرلے۔(5) اور جہنم سے سلامتی کو ہی اپنا مقصد بنالے، بہترین مجرم وہ ہے جو اپنے جرموں کا علاج کرلے۔

مختصر سی زِندگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجئے نہ غفلت کیجئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبانُ المعظم میں کیا ہے؟

حضرتِ ابو مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ شعبان نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رَبّ! تُونے مجھے دو عظمت والے مہینوں (رجب اور رمضان المبارک) کے درمیان رکھا ہے تو تُونے میری کیا فضیلت رکھی؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: میں نے تجھ میں قرآنِ پاک کی تلاوت رکھ دی۔ (الامالی المطلقۃ، ص125)

پیارے اسلامی بھائیو! شعبانُ المعظم میں خوب نیکیاں کیجئے، خوب ذکر و اذکار، دُرودِ پاک اور تلاوتِ قرآنِ کریم کرکے اِس عظمت والے مہینے کی خُوب تعظیم کریں۔ اِس عظمت والے مہینے کی اہمیت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے بارے میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **شَهْرُ شَعْبَانَ شَهْرِیْ** یعنی ماہِ شعبان میرا مہینا ہے۔ (مسند الفردوس، 275/2، حدیث: 3276)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جیسے رمضان کے روزوں کی تیاری فرماتے ایسے ہی شعبان کے روزوں کی بھی تیاری فرماتے۔ (النور فی فضائل الایام والشھور، ص173) نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تعظیمِ رمضان کے لئے

شعبان کے روزوں کو سب سے اَفضل روزے قرار دیا، جیسا کہ

جنّتی صحابی حضرتِ اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سب سے اَفضل روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کے روزے۔(ترمذی، 145/2، حدیث:663)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزوں کی عادت

شعبانُ المعظّم کے روزوں کی ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ شعبانُ المعظّم کے روزوں سے رمضان کے روزوں کی مشق (پریکٹس) ہو جائے تاکہ رمضان کے روزوں میں مشقت اور تکلیف محسوس نہ ہو بلکہ تب تک بندے کو روزوں کی عادت ہو چکی ہو اور رمضان سے پہلے شعبان میں روزوں کی مٹھاس اور لذّت کا احساس ہو چکا ہو، لہٰذا جب ماہِ رمضان آئے تو بندہ چُستی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنے لگے۔(لطائف المعارف ص 155)

شعبان کے روزوں سے محبت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ماہِ شعبان میں روزے رکھنا تمام مہینوں سے زیادہ پسندیدہ تھا کہ اِس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضان سے ملا دیتے۔(ابوداود، 476/2، حدیث:2431)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہی سے روایت ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے اور فرماتے: اپنی استطاعت کے مطابِق عمل کرو کہ اللہ پاک اُس وقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ

جاؤ۔(بخاری،648/1،حدیث:1970مختصرا)

شارحِ بخاری حضرتِ عَلّامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: مُرادیہ ہے کہ شعبان میں اَکثر دِنوں میں روزہ رکھتے تھے اِسے تَغْلِیباً(تَغ۔لی۔بًا یعنی غلبے اور زِیادت کے لحاظ سے)کُل(یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے) سے تعبیر کر دیا۔ جیسے کہتے ہیں:"فلاں نے پوری رات عبادت کی" جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضروریات سے فراغت بھی کی ہو، یہاں تَغْلِیباً اکثر کو "کل" کہہ دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان میں جسے قوت ہو وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھے۔ البتہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے رَمضان کے روزوں پر اثر پڑے گا، یہی مَحمَل (مَح۔مَل یعنی مراد و مقصد) ہے اُن احادیث کا جن میں فرمایا گیا کہ نصف(یعنی آدھے)شعبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔(نزھۃ القاری،۳/۳۷۷-۳۸۰)

اگر کوئی پورے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا چاہے تو اُس کو مُمانعت بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم دونوں مہینوں کے روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمَضَانُ الْمُبارَک سے مل جاتے ہیں۔

شفاعتِ مصطفی

حضرتِ علامہ شاہ فضلِ رسول بدایونی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شعبان المعظم کے روزے اِس لئے رکھے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھے، اُسے حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو گی۔(المتعقد المنتقد،ص129)

فرمائیں گے جس وَقت غلاموں کی شفاعت　　میں بھی ہوں غلام آپ کا مجھ کو نہ بُھلانا
فرما کے شَفاعت مِری اے شافِعِ محشر!　　دوزخ سے بچا کر مجھے جنت میں بسانا

حضور کو شعبان کے روزے پسند ہونے کی وجہ

جنّتی صحابی، حضرتِ اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس طرح شَعبان کے روزے رکھتے ہیں اس طرح کسی اور مہینے میں روزے نہیں رکھتے۔ فرمایا: رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب (یعنی پسند) ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (نسائی، ص387حدیث:2354)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ عمل یقیناً ہم غلاموں کی تعلیم کے لئے تھا جبھی تو فرمایا کہ "رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔" لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں، نیکیوں میں اضافہ کریں اور آخرت کو بہتر بنانے کی فکر کریں نیز اس اچھی نیت سے ماہِ شعبان کے روزے رکھنے میں دلچسپی لیں کہ اس مہینے میں جب ہمارا اعمال نامہ ہمارے پیارے اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جائے تو اے کاش! ہم بھی روزہ دار ہوں۔

یُوں میرا دنیا سے سفر ہو ان کی چوکھٹ میرا سَر ہو
پیشِ نظر ہو اُن کا جلوہ یااللہ مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

"شبِ بَراءَت"

پیارے اسلامی بھائیو! شعبان المعظم کی پندرہویں رات یعنی شبِ براءت بڑی بابرکت رات ہے۔ اِس رات اللہ پاک کی خُوب رحمتوں، برکتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس رات خاص طور پر اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا مانگنی چاہیے

کیونکہ اس رات دُعائیں قبول ہوتی ہیں، اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانچ راتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں دُعا رَد نہیں کی جاتی جن میں سے ایک شعبان کی پندرہویں رات (یعنی شَبِ براءَت بھی) ہے۔ (جامع صغیر، ص241، حدیث:3952 مختصرا)

شبِ براءت کے 15 نام

حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: شب براءت کے چار نام ہیں: لَیْلَۃُ الْمُبَارَکَۃ (برکت والی رات)، لَیْلَۃُ الْبَرَاءَۃ (نجات والی رات) لَیْلَۃُ الصَّك (دستاویز والی رات)، لَیْلَۃُ الرَّحْمَۃ (رحمت والی رات)۔ مزید فرماتے ہیں: اسے لَیْلَۃُ الْبَرَاءَۃ اور لَیْلَۃُ الصَّك (نجات و دستاویز والی رات) اِس لئے کہتے ہیں کہ جب تاجر مالک سے اُس کا اناج وصول کرلیتا ہے تو اس کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ پاک اس رات اپنے مومن بندوں کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔ (التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان، 41/3)

حضرت علامہ سیّد محمد بن علوی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید چند نام بھی ذکر فرمائے ہیں: لَیْلَۃُ الْقِسْمَۃ، لَیْلَۃُ التَّکْفِیْر کیونکہ اِس رات گناہ مٹائے جاتے ہیں، لَیْلَۃُ الْاِجَابَۃ، کیونکہ اِس رات دعا قبول ہوتی ہے، لَیْلَۃُ الْحَیَاۃِ، لَیْلَۃُ عِیْدِ الْمَلَائِکَۃ (یعنی فرشتوں کی شبِ عید)، لَیْلَۃُ الشَّفَاعَۃ، لَیْلَۃُ الْجَائِزَۃ، لَیْلَۃُ الرُّجْحَان، لَیْلَۃُ التَّعْظِیْم، لَیْلَۃُ الْقَدْر، لَیْلَۃُ الْغُفْرَان۔ (ماذا فی شعبان، ص72–75 ملتقطا)

رحمت کے تین سو (300) دروازے

جنّتی صحابی، حضرت اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام شبِ براءت میں حاضر ہوئے اور مجھ سے کہا کہ اُٹھ کر نماز اَدا فرمایئے اور اپنا سر اور ہاتھ مبارک آسمان کی طرف اٹھایئے۔ میں نے پُوچھا: اے جبریل! یہ کیسی رات ہے؟ عرض کی: یَا مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ وہ رات ہے کہ جس میں آسمان اور رحمت کے 300 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اللہ پاک کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں، آپس میں بُغض و کینہ رکھنے والوں، شرابیوں اور بدکاروں کے علاوہ سب کی مغفرت کردی جاتی ہے، اِن لوگوں کی اُس وقت تک مغفرت نہیں ہوگی جب تک کہ سچی تَوبہ نہ کرلیں۔ اَلبتّہ شراب کے عادی کے لیے رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دِیا جاتا ہے یہاں تک کہ تَوبہ کرلے، جب وہ تَوبہ کرلیتا ہے تو اُس کی مغفرت کردی جاتی ہے، اسی طرح کینہ رکھنے والے کے لیے بھی رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دِیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی (یعنی جس سے کینہ رکھتا ہے) سے بات چیت کرلے، جب وہ اُس سے بات چیت کرلیتا ہے تو اُس کی بھی مغفرت کردی جاتی ہے، حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! اگر وہ اپنے ساتھی سے کلام نہ کرے یہاں تک کہ شبِ براءت گُزر جائے تو۔۔۔؟ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اگر وہ اسی حالت پر برقرار رہا یہاں تک کہ (نزع کا عالم طاری ہونے کے سبب) اُس کے سینے میں سانس اٹکنے لگ جائے تب بھی اُس کے لیے دروازۂ رحمت کُھلا رہتا ہے، اگر وہ (موت سے پہلے کینۂ مسلم سے) تَوبہ کرلے تو اُس کی توبہ مقبول ہے پھر حضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّتُ البقیع کی طرف تشریف لے گئے اور سجدے میں جاکر اِن اَلفاظ میں دُعا مانگی: اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ

ثَنَاءُكَ لَا اَبْلُغُ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (یعنی اے اللہ پاک!) میں تیرے عذاب سے تیری مُعافی، تیری ناراضی سے تیری رضا اور تجھ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، تیری تعریف بلند ہے، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا، تیری حقیقی شان وہی ہے جو تُو نے خُود بیان فرمائی۔

رات کے چوتھے پہر حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نازل ہوئے اور عرض کی، یامُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھائیے، آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تو دیکھا کہ رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے، (پہلے دروازے پر ایک فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ) مبارک ہو اُسے جو اِس رات عبادت کرے، دوسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں سجدہ کرے، تیسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ پکار رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں رُکوع کرے، چوتھے دروازے پر بھی ایک فرشتہ صدا لگا رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں اپنے رَبّ کریم سے دُعا مانگے، پانچویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ یُوں آواز لگا رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات اپنے رَبّ کریم سے دُعا کرنے میں مشغول ہو، چھٹے دروازے پر بھی ایک فرشتہ پُکار رہا ہے کہ اِس رات میں مسلمانوں کو مُبارَک ہو، ساتویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ پُکار رہا ہے کہ اللہ پاک کو ایک ماننے والوں کو مُبارَک ہو، آٹھویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ پُکار رہا ہے کہ ہے کوئی تَوبہ کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟ نویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ صَدا لگا رہا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اُس کی مغفرت کر دی جائے؟ اور دسویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اُس کی

دُعا قبول کرلی جائے؟ پھر رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! رحمت کے یہ دروازے کب تک کُھلے رہتے ہیں؟ عرض کی: رات کی ابتداء سے طُلوعِ فجر تک۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس رات بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، اسی رات لوگوں کے سال بھر کے اعمال (آسمانوں کی جانب) بلند کئے جاتے ہیں اور اسی رات رِزق تقسیم کئے جاتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 51/72-73)

رَحمت کا ہے دروازہ کُھلا مانگ اَرے مانگ   دیتا ہے کرم اُن کا صدا مانگ اَرے مانگ
بھر جائے گا کشکول مرادوں سے ترا بھی   بن کر میرے آقا کا گدا مانگ ارے مانگ
سرکار سے سرکار کو مانگوں گا نیازی   سرکار نے جس وقت کہا مانگ ارے مانگ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرشتوں کی عید

حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ لکھتے ہیں: کہا گیا ہے کہ آسمان کے فرشتوں کے لئے دو راتیں عید اور خوشی کی ہیں جیسے دنیا میں مسلمانوں کے لئے دو عید کے دن ہیں، (1) پندرہ شعبان کی رات اور (2) لیلۃُ القدر۔

سال بھر کے گناہوں کا کفارہ

حضرتِ امام تقی الدین سبکی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ رات سال بھر کے گناہوں کا کفّارہ بنتی ہے، شبِ جمعہ پورے ہفتے کے گناہوں کا کفارہ اور لیلۃُ القدر عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یعنی ان راتوں میں اللہ پاک کی عبادت کرنا اور یادِ الٰہی میں ساری رات جاگ کر گزار دینا گناہوں کے کفارہ کا سبب ہوتا ہے اسی لئے ان راتوں کو کفّارے کی رات بھی کہا جاتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص303)

جنّت سنواری جاتی ھے

حضرتِ کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک شعبان کی پندرہویں رات حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو جنّت کی طرف بھیجتا ہے، وہ جنّت کو آراستہ ہونے کا حکم دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اللہ پاک نے تیری اِس رات میں آسمانوں کے ستاروں، دنیاوی دِنوں اور راتوں، درختوں کے پتوں، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذرّوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرمادیا ہے۔ (ماذافی شعبان، ص87)

صفِ ماتم اُٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں گنہگارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنّت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شب براءت اور پیارے نبی کی عبادات

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شبِ براءت میں مختلف مقامات پر مختلف انداز میں عبادت فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ

حضرتِ بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر مسلسل نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی، صبح تک حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک قدم سوج گئے تھے چنانچہ میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم مبارک دبانے لگی۔ (الدعوات الکبیر، 145/2، حدیث:530 ماخوذا)

اے عاشقانِ رسول! کبھی ایسا بھی ہوا کہ اپنی اُمت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شبِ براءت میں قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں جا کر اپنے ربّ سے اہلِ قبور کے لئے دُعائیں مانگیں، جیسا کہ حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پندرہ شعبان کی

رات جنتُ البقیع میں اس حال میں پایا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمان مَردوں، عورتوں اور شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے تھے۔(شعب الایمان، 384/3، حدیث:3837ماخوذا)

صد شکر خدایا تو نے دیا، ہے رحمت والا وہ آقا
جو امت کے رنج و غم میں، راتوں کو اشک بہاتا رہے
(وسائلِ بخشش، ص475)

پیارے اِسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ رحمت و مغفرت والی اس مُبارک رات کو عبادت کرتے ہوئے ذکر و دُعا میں گزاریں، اپنی اور ساری اُمت کی مغفرت کی دُعا کے ساتھ ساتھ قبرستان جاکر اپنے مرحومین کے لئے بھی دُعائے مغفرت کریں۔

شبِ براءت میں قبرستان جانا

اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب زیارتِ قبور کیا کرو کہ بے شک یہ دُنیا سے بے رغبتی کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔(ابن ماجہ،،252/2، حدیث:1571)

معلوم ہوا کہ وقتاً فوقتاً قبرستان جاتے رہنا چاہئے تاکہ قبروں کو دیکھ کر ہمارے دل میں فکرِ آخرت پیدا ہو۔

اپنے مرحومین کو بھی یاد رکھئے

جنّتی ابن جنّتی، صحابی ابنِ صحابی حضرت عَبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب شبِ براءت آتی ہے تو (مومن) مُردے اپنی قبروں سے نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم پر صدقہ کرکے رحم کرو اگرچہ روٹی کا ایک لقمہ ہی ہو، کیونکہ ہم اِس کے ضرورت مند ہیں۔ اگر وہ (صدقہ کی ہوئی) کوئی

چیز نہیں پاتے تو حسرت سے واپس لوٹ جاتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ، 14/694-الدرر الحسان فی البعث و نعیم الجنان، ص33)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نواسۂ رسول کا شبِ براءت میں معمول

جنّتی ابنِ جنّتی، نواسۂ رسول حضرتِ امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ شبِ براءَت کے تین حصے فرماتے۔ ایک تہائی حصے میں اللہ پاک کے اس فرمان "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝۵۶ (ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔)" پر عمل کرتے ہوئے اپنے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتے، ایک تہائی حصے میں توبہ و استغفار کرتے اور آخری تہائی حصے میں اللہ پاک کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے رُکوع و سجود فرماتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ابو جان (حضرتِ علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) سے سنا ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو نصف شعبان (یعنی شبِ براءَت) کی رات کو زندہ کرے گا (یعنی اُس رات عبادت کرے گا) وہ مُقَرَّبِیْن میں لکھا جائے گا۔ (القول البدیع، ص396)

شبِ براءت میں عبادت کرنا مستحب ہے

حضرتِ خالد بن معدان، حضرتِ لقمان بن عامر اور دیگر بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم شعبانُ المعظم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ براءَت) کو اچھا لباس پہنتے، خوشبو سُلگاتے، سُرمہ لگاتے اور رات مسجد میں جمع ہو کر عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرتِ اسحاق بن رَاہُوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اسی بات کی تائید کرتے اور اِس رات مسجدوں میں اِکٹھے ہو کر نفلی عبادت کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: "یہ کوئی بدعت (یعنی بُرا کام) نہیں ہے۔" (ماذا فی شعبان، ص75) حضرتِ علّامہ شہاب الدین احمد بن حجازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شبِ براءت

میں عبادت کرنا مستحب ہے۔(ماذا فی شعبان، ص85۔تحفۃ الاخوان فی قراءۃ المیعاد، ص65)

ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کریں گے

حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شبِ براءت میں سورۂ دُخان پڑھنا مستحب ہے۔ جنّتی صحابی حضرتِ ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رات میں حٰم الدُّخان کی تلاوت کرے گا تو وہ صبح اِس حال میں کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہوں گے۔(التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ، 52/3)

شبِ براءت میں اسلاف کی دعا

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزرگانِ دین سے ثابت ہے کہ وہ اِس رات (بطورِ عاجزی) یہ دُعا مانگتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا اَشْقِیَاءَ فَامْحُہُ وَاکْتُبْنَا سُعَدَاءَ وَاِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّكَ تَمْحُوا مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْکِتَابِ۔ ترجمہ: اے اللہ پاک! اگر تُو نے ہمیں بد بخت لکھا ہے تو تُو اِسے مٹا دے اور ہمیں سعادت مند لکھ دے اور اگر تُو نے ہمیں سعادت مند لکھا ہے تو اِسے ثابت رکھ، بے شک جو تُو چاہتا ہے اُسے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور تیرے ہی پاس اُمُّ الکتاب ہے۔(التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ، 51/3)

شبِ براءت کیسے گُزاریں؟

پیارے اسلامی بھائیو! مشہور مُفَسِّر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس مہینے کی پندرھویں رات جسے شبِ براءت کہتے ہیں بہت مبارک رات ہے۔ اس میں قبرستان جانا، وہاں فاتحہ پڑھنا سنّت ہے، اسی طرح بزرگانِ دین کے مزارات

پر حاضر ہونا بھی ثواب ہے اگر ہو سکے تو چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزے رکھے۔ پندرھویں تاریخ کو حلوہ وغیرہ بُزرگانِ دین کی فاتحہ پڑھ کر صدقہ و خیرات کرے اور پندرھویں رات کو ساری رات جاگ کر نفل پڑھے اور اس رات کو ہر مسلمان ایک دوسرے سے اپنے قصور معاف کرالیں، قرض وغیرہ ادا کریں کیونکہ بُغض والے مسلمان کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر تمام رات نہ جاگ سکے تو جس قدر ہو سکے عبادت کرے اور زیاراتِ قبور کرے۔ اگر اس رات کو سات پتے بیری کے پانی میں جوش دے کر غسل کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ! تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ (اسلامی زندگی، ص134)

بگڑی قسمت سنور، جائے گی ہو نظر سُوئے لوح و قلم، تاجدارِ حرم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	جنّت سنواری جاتی ہے	13
شعبانُ المعظم کے نام کی حکمتیں	2	نواسۂ رسول کا شبِ براءت میں معمول	15
تلاوتِ قرآن کا مہینا	4	ستّر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کریں گے	16
شبِ براءت کے 15 نام	9	شبِ براءت میں اسلاف کی دعا	16
سال بھر کے گناہوں کا کفارہ	12		

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شبِ براءت بھی مغفرت سے محروم

حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) آئے اور کہا: شعبان کی پندرہویں رات ہے، اس میں اللہ پاک جہنم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر غیر مسلم اور عداوت والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔ (شعب الایمان، ۳/۳۸۳ حدیث: ۳۸۳۷)

978-969-722-152-3
01082171

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92
0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net